

بینکاری نظام کے اثاثے جنوری۔ جون 2011 کے دوران 8 فیصد اضافے کے ساتھ 7.7 ٹریلین روپے تک پہنچ گئے، اسٹیٹ بینک کی جائزہ رپورٹ

پاکستان کے بینکاری نظام کے اثاثے رواں کیلنڈر سال 2011 کی پہلی ششماہی (جنوری۔ جون 2011) کے دوران 8 فیصد یا 577 بلین روپے اضافے کے ساتھ 7.7 ٹریلین روپے تک پہنچ گئے۔ بینکوں کے مجموعی اثاثوں میں یہ اضافہ مالیت اور نمودوں لجاظ سے 2007 کے بعد سب سے زیادہ ہے۔ یہ بات اسٹیٹ بینک آف پاکستان کی مالیاتی استحکام کے جائزے پر مبنی رپورٹ میں کہی گئی ہے، جو آج جاری کی گئی۔

رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ ڈپازٹس میں 9.4 فیصد اضافہ ہوا جو گذشتہ چار برسوں کے دوران سب سے زیادہ ششماہی نمو ہے۔ 2011 کی پہلی ششماہی کے دوران خالص سرمایہ کاری میں اضافے کی شرح 22.4 فیصد رہی جو خالص قرضوں (net advances) میں 1.04 فیصد کی کمزور نمو سے بہت زیادہ تھی۔

رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ 2011 کی پہلی ششماہی کے دوران بینکوں کا قبل از ٹیکس منافع 31 فیصد اضافے کے ساتھ 77 بلین روپے تک پہنچ گیا، اثاثوں پر منافع (ریٹرن آن اسٹس) 2.1 فیصد (جو جون 10 میں 1.8 فیصد تھا) اور ایکویٹی پر منافع (ریٹرن آن ایکویٹی) 21.9 فیصد (جو جون 10 میں 17.7 فیصد تھا) رہا۔ جنوری۔ جون 2011 کے دوران بینک حکومتی تمسکات میں سرمایہ کاری کے بڑھتے ہوئے حصے کی بناء پر خاصے سیال (لیکوئڈ) رہے۔ مزید برآں، بینکوں کے کفایت سرمایہ کے تناسب (کیپٹل ایڈیکویسی ریشو) میں بھی بہتری دیکھی گئی اور یہ جون 2011 تک 14.1 فیصد تک پہنچ گیا۔

کیلنڈر سال 2011 کی پہلی ششماہی کی رپورٹ کے مطابق منافع جات کے ارتکاز میں کمی واقع ہوئی (پانچ سرفہرست بینکوں کا حصہ جو دسمبر 10 میں 95 فیصد تھا کم ہو کر جون 11 میں 78 فیصد پر آ گیا) جس سے صنعت کے منافع جات میں چھوٹے بینکوں کے حصے کو (گوکہ معمولی تھا) یقینی بنانے میں مدد ملی۔ مزید برآں، بڑھتے ہوئے منافع کے سبب نقصان کرنے والے (loss making) بینکوں کی تعداد بھی جو جون 10 میں 17 تھی، جون 11 میں کم ہو کر 8 ہو گئی، تاہم رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ منافع کا ذریعہ قرضوں کی معرفت انرسٹ کی آمدنی سے حکومتی تمسکات میں سرمایہ کاری پر منتقل ہو رہا ہے۔ خصوصاً حکومتی تمسکات میں سرمایہ کاری سے آنے والے منافع (ریٹرنز) کا بینکوں کی انرسٹ کی آمدنی میں حصہ اب تقریباً 30 فیصد ہے جو جون 2010 میں 24 فیصد تھا۔

رپورٹ کے مطابق اس سے پتہ چلتا ہے کہ حکومتی قرض گیری میں اضافہ بینکوں کی آمدنی میں معاون رہا ہے۔ یہ رجحان نہ تو پسندیدہ ہے اور نہ ہی پائیدار ہے، کیونکہ اول اس سے بینکوں کے بنیادی کام (intermediation function) پر سمجھوتہ ہوتا ہے اور دوم یہ کہ ڈسکاؤنٹ ریٹ میں کوئی بھی نمایاں کمی بینکوں کے منافع جات پر واضح اثرات مرتب کر سکتی ہے۔

رپورٹ میں کوالٹی کی جانب بینکوں کے رجحان کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ خالص سرمایہ کاری (نیٹ انویسٹمنٹس) جو زیادہ تر حکومتی تمسکات میں ہے، بینکوں کے اثاثوں کے تقریباً 34 فیصد ہے جبکہ جون 2010 میں یہ حصہ 28 فیصد تھا۔ خالص قرضوں (نیٹ ایڈوانسز) کے حصے میں متوازی کمی دیکھی گئی اور یہ حصہ اس مدت کے دوران 47.6 فیصد سے کم ہو کر 43.9 فیصد پر آ گیا۔ ڈپازٹس میں قرضوں کا تناسب (ایڈوانسز ٹو ڈپازٹس ریشو) جو جون 2010 میں 63.0 فیصد تھا مزید کم ہو کر جون 2011 تک 56.7 فیصد پر آ گیا۔

رپورٹ کے مطابق گوکہ بینکاری نظام پر حکومتی انحصار سے نجی شعبے کے قرضوں سے محروم ہونے (private sector crowding out) سے متعلق خدشات میں اضافہ ہوا ہے، لیکن نجی شعبے کی جانب سے کم قرضوں کے حصول کی دیگر وجوہات بھی ہیں جن میں توانائی کا بحران اور مشکل معاشی حالات شامل ہیں۔

رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ قرضے سے متعلق خطرہ (کریڈٹ رسک) ایک بڑا چیلنج بنا رہا کیونکہ بینکوں کے 31 بلین روپے کے نئے غیر فعال قرضے (Non-Performing Loans) بڑھے جس سے انفیکشن ریشو (infection ratio) 14.7 فیصد بڑھ کر 15.3 فیصد ہو گیا۔ سرکاری شعبے کے کمرشل بینک

اور اوسط حجم کے مقامی نجی بینک بڑھے ہوئے کریڈٹ رسک کے سامنے زیادہ غیر مستحکم دکھائی دیتے ہیں، تاہم مستقبل کے لئے دباؤ کی آزمائش کے مراحل (stress tests) سے معلوم ہوا ہے کہ بینکاری نظام مشکل مجموعی معاشی صورتحال اور کاروباری حالات سے پیدا ہونے والے دھچکوں کا مقابلہ کرنے کی پوری صلاحیت رکھتا ہے۔

رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ کیلنڈر سال 11 کی پہلی ششماہی کے دوران زیادہ تر اضافی اثاثوں کے حکومتی تمسکات میں ارتکاز کے ساتھ اسلامی بینکاری اداروں میں 17.5 فیصد نمو ہوئی۔ اسلامی بینک بقیہ بینکاری نظام کی نسبت زیادہ سیال، نقدی کے حامل اور منافع بخش نظر آتے ہیں، لیکن انہیں ساکھ سے متعلق خطرے (reputational risk) اور displaced commercial risk جیسے منفرد خطرات کا سامنا ہے۔

مالیاتی نظام کے دیگر اجزاء کے حوالے سے رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ ہلکے دباؤ کے کچھ مختصر مراحل کے باوجود مقامی مالیاتی منڈیاں (ڈومیسٹک فائنانشل مارکیٹس) زیر غور ششماہی کے دوران مستحکم رہیں، ایکسٹرنل فلوز نے مقامی کرنسی کی مالیت کو تقریباً مستحکم رکھا اور ڈالر کے مقابلے میں پاکستانی روپے کی قدر میں معمولی (0.35 فیصد) کمی واقع ہوئی۔ کیپٹل مارکیٹ میں زیر غور ششماہی کے دوران 4 فیصد نمو آئی۔

رپورٹ کے مطابق زیر غور ششماہی کے دوران ترقیاتی مالیاتی اداروں کے اثاثوں کی اساس میں 4 فیصد کا معمولی اضافہ ہوا جس کی بنیاد پر سرمایہ کاری (انسٹیمینٹس) میں نمایاں نمو ہے۔ مجموعی اثاثوں میں قرضوں (ایڈوانسز) کا حصہ برقرار (تقریباً 35 فیصد) رہا گوکہ یہ اس سطح سے کم ہے جس کی ترقیاتی مالیاتی اداروں کے کاروبار کی نوعیت مستحق ہے۔

تاہم، کارپوریٹ قرضہ مارکیٹ میں لین دین کا حجم اور سرگرمیاں زیادہ تر کم رہیں۔ دوسری جانب ماخوذیات کی مارکیٹ (derivatives market) کا حجم مزید کم ہو گیا کیونکہ مستحکم شرح مبادلہ اور مستحکم انٹرنسٹ ریٹ کے ساتھ نجی شعبے کو غیر سرگرم قرض گیری کے ماحول نے ماخوذیات کے نئے سودوں کی طلب کو کم کر دیا۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ اس کے برعکس میوچول فنڈ زائڈسٹری میں بحالی دیکھی گئی کیونکہ منی مارکیٹ کی سرمایہ کاری نے صنعت کے خالص اثاثوں کو کیلنڈر سال 2011 کی پہلی ششماہی کے دوران 24 فیصد بہتر بنا دیا۔ بیمہ صنعت کے اثاثوں کی اساس میں 16.6 فیصد نمو دیکھی گئی، لائف بزنس میں نسبتاً زیادہ (24 فیصد) نمو مشاہدے میں آئی۔

زیر غور ششماہی کے دوران ادائیگیوں کے نظام (پیمنٹ سسٹمز) نے کامیابی کے ساتھ کام کیا، ریٹیل پیمنٹ نظام کے ذریعے لین دین کی رقم میں 14 فیصد (سال بہ سال) اضافہ ہوا جبکہ گذشتہ سال کی اسی مدت میں 11.6 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ حجم کے لحاظ سے الیکٹرانک بینکنگ کے لین دین کے حصے (شیر) کی رفتار میں اضافہ ہوا اور یہ جون 11 تک 42 فیصد پر پہنچ گیا۔

رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ پاکستان میں براؤنچ لیس بینکنگ میں تیزی کے ساتھ توسیع ہو رہی ہے اور چار بینک مختلف آپریشنل انتظامات کے ذریعے خدمات پیش کر رہے ہیں۔ جیسا کہ مزید بینک اس وسعت پذیر شعبے میں داخل ہونے کی منصوبہ بندی کر رہے ہیں، اس لئے آنے والے برسوں کے دوران مالیاتی خدمات کی فراہمی کا دائرہ نمایاں طور پر وسیع ہونے کے ٹھوس امکانات ہیں۔

رپورٹ میں مستقبل کے امکانات کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ نجی شعبے کے قرضوں میں معمولی اضافے کا امکان ہے کیونکہ بعض اہم صنعتوں کی قرض گیری کا سائیکل شروع ہو گا گوکہ کما ڈینیٹی کی گرتی ہوئی قیمتیں نمو کو زیر اثر رکھیں گی۔ مزید برآں، بالعموم مشکل کاروباری حالات اور قرضوں سے متعلق بلند خطرے کے پیش نظر بینکوں کی کاروباری خطرات سے بچنے کی کوشش کے سبب حکومتی تمسکات میں ارتکاز کے برعکس تبدیلی کا امکان محدود رہے گا۔

رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ موجودہ زری پالیسی موقف آنے والے مہینوں میں بینکوں کے اثاثوں کے انتخاب (asset selection) کو مشکل بنائے گا، بینکوں کو یا تو اپنی سرمایہ کاری پر کم منافع (جس نے حالیہ وقتوں میں منافع میں اہم کردار ادا کیا ہے) پر قناعت کرنی ہوگی یا پھر نجی شعبے کے لئے نمایاں قرض گیری کا مقصد حاصل کرنا ہوگا، جس سے مشکل معاشی حالات میں بینکوں کی اس اہلیت کی آزمائش ہوگی کہ وہ کس طرح پہلے سے بڑھے ہوئے کریڈٹ رسک کے ساتھ بہتر طریقے سے پیش قدمی کرتے ہیں۔

مالیاتی استحکام کے جائزے پر مبنی مکمل رپورٹ اسٹیٹ بینک کی ویب سائٹ www.sbp.org.pk پر ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔

☆☆☆